یہی وہ زمانہ ہے جس میں یورپ کے اطراف و اکناف سے طالبان علم مسلمانوں کی درسگاہوں کا رخ کرتے اور وہاں سے کسب فیض کرنے کے بعد اپنے اپنے ملکوں میں یہ گرانقدر علوم و افکار کو پھیلاتے تھے۔ لیکن جب زوال آیا تو بدنصیبیوں کے ساتھ ہم اس علمی جامعیت سے بھی محروم ہو گئے [illegible] ہماری پوری زندگی دوئی فکر و عمل کا شکار ہو گئی۔

قدیم علوم جو صدیوں تک ہمارے ہاں زیر تدریس رہے [illegible] ابھی تک ہمارے دینی مدارس میں یا نیز پاسکے ان دونوں پر مشتمل نصاب اور اس کے مطابق تعلیم دینے کی ضرورت [illegible] دینے اسلام میں ایک عرصے سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور اس صدی میں ہر ملک میں قدیم و جدید نصابوں کو ملا کر ایک مشترکہ نصاب تعلیم رائج کرنے کی کوشش ہو رہی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں دار العلوم دیوبند اور ایم اے او کالج علی گڑھ کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی وغیرہ کا قیام انہی کوششوں کے نشان راہ ہیں۔ مصر میں بھی یہی مسئلہ درپیش تھا اور جامعہ ازہر کے علاوہ دار العلوم اور جدید طرز کی جامعات اسی مقصد کے حصول کے لئے وجود میں آئی تھیں۔

جامعہ ازہر صرف اسلامی دنیا کی نہیں، بلکہ پوری دنیا کی قدیم ترین جامعہ ہے۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں شیخ محمد عبدہ نے اس میں چند ضروری اصلاحات نافذ کرانے کی کوشش کی تھی، لیکن وہ اس وقت زیادہ کامیاب نہ ہو سکے، لیکن بعد میں آہستہ آہستہ جامعہ ازہر تجدید و اصلاح کے اثرات برابر قبول کرتی گئی۔ تقریباً ۱۹۳۲ء میں اس میں الگ الگ کلیہ اللغۃ العربیہ، کلیۃ اصول الدین اور کلیۃ الشریعہ کھولی گئیں، جن میں میٹرک کے درجے کے بعد ازہر کا ایک طالب علم داخلہ لے سکتا تھا۔ اس سے پہلے ہر طالب علم کو اول [illegible] آخر تک ایک ہی نصاب پڑھنا پڑتا تھا۔

حال میں جامعہ ازہر میں نئے علوم و فنون کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے اور اس کے لئے چار نئی کلیات (کالج) کھولی جا رہی ہیں۔ کلیۃ الزراعۃ، کلیۃ العلوم، کلیۃ طب الانسان اور کلیۃ بیطری (وٹیرنری) اس کے علاوہ دو نئے معاہد (انسٹی ٹیوٹ) بھی قائم ہو رہے ہیں۔ ایک معہد التربیۃ اور دوسرا معہد لغات والترجمہ۔ جب عالم اسلام میں معاشرتی اور اقتصادی تغیرات ہوں گے تو ان کے ساتھ فکری، علمی و تعلیمی تبدیلیوں کا آنا لابد ہے، اور وہ آ رہی ہیں۔